علم میراث کا اجمالی خاکہ

مولانا الطاف الرحمٰن عباسی

(۱) علم میراث کے تین بنیادی عناصر: ۱- وارث اور غیر وارث کی پہچان، ۲- ورثہ کے حصوں کی پہچان، ۳- تقسیم کا طریقہ کار۔

(۲) میراث کے تین ارکان: ۱- میت، ۲- وارث، ۳- ترکہ۔

(۳) ترکہ سے متعلق چار ترتیب وار حقوق: ۱- میت کی تجہیز و تکفین، ۲- قرضہ کی ادائیگی، ۳- تہائی مال میں وصیت کی ادائیگی، ۴- ورثہ کے درمیان تقسیم۔

(۴) میراث سے چار موانع: ۱- وارث کی غلامی، ۲- مورث کا قتل، ۳- کفر اسلام کا اختلاف، ۴- کافروں کے درمیان ملکوں کا اختلاف۔

(۵) ورثہ کے درمیان تقسیم کی ترتیب: ۱- ذی الفروض مطلقاً (جن کے حصے شریعت نے مقرر کر دیئے ہیں ان کی تعداد بارہ ہے، چار مرد آٹھ خواتین، حالات کے ذیل میں ان کی تفصیل آتی ہے) ۲- عصبہ نسبی: (جن کا حصہ مقرر کوئی نہیں بلکہ جو کچھ بچ جائے اور اکیلے ہونے کی صورت میں سارا کچھ مل جاتا ہے ان کی تعداد چار ہے، بیٹا، باپ، بھائی اور چچا اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نرینہ اولاد) ۳- عصبہ سببی: (آزاد کرنے والا آقا اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نرینہ اولاد)۔ ۴- ذوی الفروض نسبی پر رد: (میاں بیوی کے علاوہ باقی دس ذوی الفروض کا حالات کے ذیل میں ذکر آتا ہے)۔ ۵- ذوی الارحام: (میت کے وہ رشتہ دار جو ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبہ، ان کی چار قسمیں ہیں: پہلی قسم جو میت کی طرف مؤنث کے واسطے سے منسوب ہیں مراد بیٹی اور پوتی کی اولاد ہے، دوسری قسم جن کی طرف میت منسوب ہے مراد جد فاسد اور جدہ فاسدہ، تیسری قسم جو میت کے ماں باپ کی طرف منسوب ہیں مراد بہن کی اولاد، بھائی کی مؤنث اولاد اور ماں شریک بھائی کی اولاد، چوتھی قسم جو میت کے اجداد کی طرف منسوب ہیں مراد پھوپھی، خالہ، ماموں اور ان کی اولاد)۔ ۶- مولی الموالاۃ: (لاوارث آدمی کے ساتھ زندگی میں تاوان اور تعاون اور مرنے کے بعد میراث لینے پر معاہدہ کرنے والا) ۷- مقرلہ بالنسب: (جس کے لئے بھائی، چچا یا پوتے ہونے کا اقرار کرے اور یہ نسب ثابت نہ ہو) ۸- موصیٰ لہ:

(جس کے لئے کل کی وصیت کی ہو) ۹- بیت المال (اور آج کے زمانے میں عوام بیت المال کے قائم مقام ہیں، لہٰذا فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جائے)

(۶) تقسیم کا طریقہ کار اور اس کے چار بنیادی عناصر: ۱- چھ فروض اور پانچ مخارج، ۲- تین نسبتیں، ۳- چار قاعدے، ۴- انتالیس حالات۔

۱- چھ فروض اور پانچ مخارج: (اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصے کل چھ ہیں: نصف، ربع، ثمن، ثلث، ثلثان، سدس اور ان کی پہچان کے لئے مجتہدین نے پانچ مخارج مقرر کئے ہیں، نصف کا مخرج ۲، ربع کا مخرج ۴، ثمن کا مخرج ۸، ثلث، ثلثان کا مخرج مشترک ۳، سدس کا مخرج ۶ ہے۔)

۲- تین نسبتیں: (پہلی نسبت اصل مسئلہ بنانے کے لئے، دوسری اور تیسری نسبت کسر کو ختم کرنے کے لئے ہے، اگر ایک جگہ کسر ہو تو دوسری ایک سے زائد جگہ کسر ہو تو تیسری نسبت چلتی ہے، پہلی نسبت مخارج کے درمیان تا کہ مسئلہ بنایا جائے اور صحیح تقسیم کیا جائے دوسری نسبت سہام اور رؤوس کے درمیان اور تیسری رؤوس کے درمیان تا کہ کسر کو ختم کیا جائے، دوسری اور تیسری نسبت میں رؤوس سے مضروب تیار کیا جاتا ہے اور پھر اصل مسئلہ میں اگر اصلیہ ہو، اور عول مسئلہ میں اگر عولیہ ہو، ضرب دیا جاتا ہے جو حاصل نکلتا ہے، وہ تصحیح مسئلہ کہلاتا ہے پھر جس کو اصل مسئلہ سے جو کچھ ملا ہے مضروب مسئلہ میں ضرب دے کر تصحیح سے اس کا حصہ معلوم کیا جاتا ہے)۔

فائدہ: میراث کے تمام مسائل تین صورتوں سے باہر نہیں ہیں اصلیہ (اگر حصے برابر برابر تقسیم ہو جائے) عولیہ (اگر بڑھانے کی ضرورت پڑ جائے) ردیہ (اگر کچھ حصے بچ جائیں اور واپس لوٹانے کی ضرورت پڑ جائے)۔

۳- چار قاعدے: (تماثل: اگر دونوں عدد ایک جیسے ہوں، جیسے ۲-۲، ۳-۳، ۱۰-۱۰ وغیرہ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ متماثلین میں سے ایک کو عمل کے لئے لیا جاتا ہے۔ تداخل: اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو بالکل ختم کر دے، جیسے ۲، ۴-۳-۶ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ بڑے عدد کو عمل کے لئے لیا جاتا ہے۔ توافق: اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو بالکل ختم نہ کر سکے بلکہ مخارج میں ایک تیسرا عدد تلاش کیا جائے جو دونوں کو ختم کر دے وہ خارجی عدد وفق کہلاتا ہے، اگر وہ ۲ ہو تو توافق بالنصف کہلاتا ہے ۳ ہو تو بالثلث، اسی طرح ۱۰ تک اس کے بعد اگر کوئی عدد وفق بن رہا ہے تو توافق بجزء ذالک العدد کہلاتا ہے، مثلاً توافق بجزء احدی وغیرہ، اس میں قاعدہ یہ ہے کہ وفق عمل کے لئے لیا جاتا ہے۔ تباین: اگر چھوٹے عدد سے بڑے عدد کو بار بار ختم کرنے کے بعد ہر جانب ایک رہ جائے اور ایک عدد نہیں ہے جیسے ۳، ۴، ۵ وغیرہ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ کل کو عمل کے لئے لیا جاتا ہے، پہلی نسبت میں چاروں قاعدے چلتے ہیں، دوسری نسبت میں تداخل کے علاوہ باقی تین

قاعدے چلتے ہیں، تداخل میں توافق والا قاعدہ چلتا ہے، جب کہ تیسری نسبت میں چاروں قاعدے چلتے ہیں۔ ان تفصیلات کو صحیح سمجھنے کے لئے مشق کی ضرورت ہے)

۴-انتالیس حالات: (وہ افراد جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں بارہ ہیں، چار مرد اور آٹھ خواتین، مردوں میں باپ، دادا، ماں شریک بھائی اور شوہر جب کہ عورتوں سے ماں، جدہ صحیحہ، بیوی، بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، باپ شریک بہن اور ماں شریک بہن ہیں، یہی افراد ذوی الفرض کہلاتے ہیں، ان کے کل حالات ۳۹ بنتے ہیں۔ ذیل میں بہت غور سے یہ حالات ملاحظہ ہوں:

(۱) **باپ کے تین حالات:** میت کی اولاد نہ ہوتو باپ عصبہ، مذکر اولاد ہوتو صرف چھٹا اور فقط مؤنث اولاد ہوتو چھٹا حصہ اور عصبہ دونوں ہوں گے۔ (۲) **دادا کے چار حالات:** میت کا باپ نہ ہوتو دادا باپ کی طرح ہے اور باپ ہوتو دادا محروم ہے۔ (۳) **ماں شریک بھائی کے تین حالات:** میت کے باپ، دادا اور اولاد میں سے کوئی ہوتو ماں شریک بھائی محروم اور نہ ہوں تو اگر یہ ایک ہوتو چھٹا حصہ اور زیادہ ہوں تو تہائی ہے۔ (۴) **شوہر کے دو حالات:** اگر بیوی کی اولاد ہوتو شوہر کو چوتھائی اور نہ ہوتو آدھا حصہ ملتا ہے۔ (۵) **بیوی کے دو حالات:** اگر شوہر کی اولاد ہوتو بیوی کو آٹھواں حصہ اور نہ ہوتو چوتھائی حصہ ملتا ہے۔ (۶) **ماں کے تین حالات:** اگر میت کی اولاد یا دو بہن بھائیوں میں سے کوئی ہوتو ماں کو چھٹا، نہ ہوتو ماں کو صرف دو مسئلوں میں باقی مال کا تہائی ملتا ہے ان کے علاوہ کل مال کا تہائی ملتا ہے وہ دو مسئلے یہ ہیں: ماں، باپ اور شوہر بیوی میں سے ایک۔ (۷) **جدہ صحیحہ کے دو حالات:** میت کی ماں ہوتو جدہ مطلقاً محروم اور باپ کی طرف سے ہے تو باپ کی موجودگی میں محروم ان صورتوں کے علاوہ ہر حال میں چھٹا حصہ ہے۔ (۸) **بیٹی کے تین حالات:** اگر میت کی ایک بیٹی ہوتو آدھا حصہ، زیادہ ہوں تو دو تہائی ملتا ہے، اور بیٹا ساتھ ہوتو دونوں مل کر عصبہ ہوں گے۔ (۹) **پوتی کے پانچ حالات:** اگر میت کی اپنی صلبی اولاد نہ ہوتو پوتی کے حالات بیٹی کی طرح ہیں، صلبی اولاد ہوتو مذکر ہونے کی صورت میں یہ محرم اور مؤنث ہونے کی صورت میں اگر وہ ایک ہوتو پوتی کو چھٹا اور زیادہ ہوں تو پوتی محروم اِلا یہ کہ پوتا ساتھ ہوتو دونوں مل کر عصبہ بنیں گے۔ (۱۰) **حقیقی بہن کے پانچ حالات:** میت کے مذکر اصول وفروع ہوں تو یہ محروم ہے، مؤنث فروع ہوتو یہ عصبہ ہے اور کوئی نہ ہوتو ان کے حالات بیٹی کی طرح ہیں۔ (۱۱) **باپ شریک بہن کے سات حالات:** حقیقی بہن نہ ہو تو ان کے حالات حقیقی بہن کی طرح ہیں، اور حقیقی بہن ہوتو ان کے حالات ایسے ہیں جیسے بیٹی کے ساتھ پوتی کے حالات ہیں۔ (۱۲) **ماں شریک بہن کے تین حالات:** ان کے حالات وہی ہیں جو ماں شریک بھائی کے ہیں۔

☆......☆......☆